Green Island Youth Forum

GIYFPAKISTAN

VISIT OUR WEBSITE

JOIN WHATSAPP GROUP

MAIL US

SUBSCRIBE TO OUR CHANNEL

FOLLOW US ON VIMEO

021-32253606

FOLLOW US ON INSTA

ولادت بی بی فاطمہ بنت موسی کاظم معصومہ قم علیہا السلام

حضرت معصومہ قم علیہا السلام کا اسم گرامی، فاطمہ جبکہ القاب میں معصومہ اور کریمہ اہل بیت علیہم السلام معروف ہیں۔ ان کے والد گرامی، امام موسی کاظم علیہ السلام جبکہ والدہ نجمہ خاتون تھیں۔ ان کی ولادت تقریباً یکم ذیقعدہ 173 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی نیز 23 ربیع الاول 201ق شہر مقدس قم میں تشریف لائیں اور ۱۷ دن بعد، 28 سال کی عمر میں قم میں رحلت فرما گئیں۔ (سفینہ البحار، شیخ عباس قمی، ج 7، ص 124) ہم اس مقالے میں حضرت معصومہ علیہا السلام کی زندگی کے چند پہلوؤں پر مختصر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

حضرت معصومہ علیہا السلام کا علمی مقام

اسلام میں انسان کی قدر، منزلت کا معیار ایک طرف تقوی الہی کو قرار دیتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُم (حجرات، ۱۳) تو دوسری طرف علم کو بھی فضیلت کا باعث بتایا ہے: ° هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لا يَعْلَمُون ترجمہ: کیا عالم اور

جاہل برابر ہے؟(زمر۹)اس معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے جب حضرت معصومہ علیہا السلام کی زندگی پر نگاہ کریں تو اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ کس علمی مقام پر فائز تھیں اور یہی سے یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ کیوں آئمہ علیہم السلام کی نگاہ میں ان کی اتنی اہمیت ہے۔ ذرااس واقعہ کو ملاحظہ کریں:

کتاب ''کشف اللئالی'' میں نویں صدی کے شیعہ عالم دین صالح بن عرندس حلیؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن شیعوں کا ایک گروہ، امام حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام کے دیدار کے قصد سے مدینہ منورہ میں مشرف ہوئے۔ وہ اپنے ساتھ مومنین کے پوچھے گئے شرعی سوالات بھی ساتھ لائے تھے مگر مدینہ پہنچنے پر پتہ چلا کہ امام کاظم علیہ السلام مسافرت میں ہیں۔اس وقت حضرت معصومہ علیہا السلام نے ان کے تمام شرعی سوالات کے جوابات دیئے، جب قافلہ مدینے سے نکلا تو راستے میں امام علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، لوگوں نے سوالات کا ماجرا بیان کیا تو امام علیہ السلام نے نظر ثانی فرمائی اور پھر بہت خوشحالی کا اظہار کرتے

ہوئے تین دفعہ یہ جملہ فرمایا: فداہا ابوہا۔ ترجمہ : ان کا بابا ان پر قربان ہو جائے۔ (کریمہ اہل بیت علیہ السلام، ص ۶۴ و ۶۳)

مقام عصمت :

شیعہ عقائد کے مطابق ، اللہ کی طرف سے منصوص، معصومین علیہم السلام کی تعداد ۱۴ ہے لیکن کچھ شخصیات تاریخ میں ایسی گزری ہیں جن کی عصمت کی گواہی خود آئمہ علیہم السلام نے دی ہیں جنہیں تالی تلو معصوم (منصوص معصوم کے بعد کا درجہ) کہا جاتا ہے جیسے حضرت عباس علمدار علیہ السلام، شبیہ پیغمبر علی اکبر علیہ السلام، جناب زینب علیہا السلام اور انہیں میں سے ایک شخصیت حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی ہیں چنانچہ امام رضا علیہ السلام نے ان کی شان میں فرمایا: من زار المعصومة بقم کمن زارنی۔ ترجمہ: جس نے قم میں معصومہ علیہ السلام کی زیارت کی اس نے گویا میری زیارت کی (ریاحین الشریعہ، ج 5، ص 35)۔ حضرت فاطمہ علیہ السلام قم کا لقب معصومہ، اسی حدیث سے لیا گیا ہے، جو ایک

طرف تو ان کی عصمت کی دلیل ہے، تو دوسری طرف ان کی زیارت کی عظمت بتاتی ہے جو امام رضا علیہ السلام کے مساوی قرار پائی!

حضرت معصومہ علیہا السلام کا مقام شفاعت:

روز قیامت شفاعت کا مقام، ان افراد کو ملے گا جن سے اللہ راضی ہو گا اور جنہیں شفاعت کی اجازت دے گا۔ معصومین علیہم السلام کے مطابق حضرت معصومہ علیہا السلام کو یہ مقام حاصل ہے اسی لیے امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اَلَا وَ إِنَّ قمَّ الْكوفةُ الصغِيرَةُ أَلَا إِن لِلْجنَّةِ ثَمَانِيةَ أَبْوَابٍ ثلَاثَةٌ منْهَا إِلَى قُمَّ تُقْبَضُ فِيهَا امْرَأَةٌ مِنْ وُلْدِی اسْمُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُوسَى وَ تُدْخَلُ بِشَفَاعَتِهَا شِيعَتِی الْجَنَّةَ بِأَجْمَعِهِم)ترجمہ: قم ہمارا چھوٹا (دوسرا) کوفہ ہے۔جنت کے آٹھ دروازے ہیں،، جن میں سے تین قم کی طرف کھلیں گے،ایک عورت میری اولاد میں سے وہاں دفن ہو گی جس کی شفاعت سے روز قیامت، تمام شیعہ جنت میں جائیں گے۔ (جامع الاحادیث الشیعہ، ج12، ص617؛ بحار الانوار، ج57، ص228) جبھی تو ہم ان کی زیارتنامہ میں پڑھتے ہیں: یا فَاطِمَةُ اشْفَعِی لِی فِی الْجَنَّةِ

فَإِنَّ لَکَ عِنْدَاللّٰهِ شَأْناً مِنَ الشأْن؛اے فاطمہ علیہا السلام (معصومہ) ! میرے لیے بہشت میں شفاعت کرنا کیونکہ خدا کی بارگاہ میں تیری بڑی منزلت ہے۔ (مفاتیح الجنان، چاپ اول، ص 856)

زیارتِ حضرت معصومہ علیہا السلام کی فضیلت

حضرت معصومہ علیہا السلام کی عظمت کی ایک اور دلیل، ان کا زیارتنامہ ہے جو امام رضا علیہ السلام نے ان کی شان میں ارشاد فرمایا۔ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے بعد یہ واحد زیارت ہے جو امام معصوم علیہ السلام کی جانب سے کسی خاتون کے لیے نقل ہوئی اور وہ حضرت معصومہ علیہا السلام کی زیارت ہے۔ آئمہ علیہم السلام کی جانب سے منقول روایات میں حضرت معصومہ علیہا السلام کی زیارت کی اہمیت کو بتاتے ہوئے اس کا اجر، جنت بتایا گیا ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: إِنَّ لِلّٰهِ حَرَماً وَ هُوَ مَکةُ وَ لِرَسُولِهِ حَرَماً وَ هوَ الْمدِینَةُ وَ لِأَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ حَرَماً وَ هُوَ الْکوفَةُ

وَ لَنَا حَرَماً وَ هُوَ قُمُّ وَ سَتُدْفَنُ فِيهِ امْرَأَةٌ منْ وُلْدِی تسَمَّی فاطِمَةَ مَنْ زَارَهَا وَجبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

ترجمہ: اللہ کا ایک حرم ہے جو مکہ ہے، نبی ﷺ کا حرم مدینہ، امیر المومنین علیہ السلام کا حرم کوفہ اور ہمارا ایک حرم ہے جو کوفہ ہے۔ جہاں میری اولاد میں سے ایک خاتون دفن ہوں گی جس کا نام فاطمہ علیہا السلام ہوگا اور جو اس کی زیارت کرے اس پر جنت واجب ہے۔

[بحار الانوار، ج 48، ص 316]

امام رضا علیہ السلام: عَنْ عَلِیّ بْنِ موسَی الرِّضَا(ع) قَالَ: یا سَعْدُ عِنْدَکمْ لَنَا قَبْرٌ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاک قَبْرُ فاطِمَةَ بنْتِ موسَی(ع) قَالَ نَعَمْ مَنْ زَارَهَا عَارِفاً بِحَقِّهَا فَلَهُ الْجَنَّةُ؛

ترجمہ: اے سعد! تمہارے ہاں ہماری ایک قبر ہے راوی نے پوچھا فرزند رسول ﷺ کیا آپ علیہ السلام کی مراد، حضرت فاطمہ علیہا السلام ہیں؟ فرمایا: ہاں! جو اس کی زیارت معرفت کے ساتھ ادا کرے گا اس پر جنت واجب ہے۔

(عیون اخبار الرضا (ع)، ج 2، ص 267)

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: «مَنْ زَارَ عَمَّتِی بِقُمَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ؛[بحار الانوار، ج 48، ص 316.] جو بھی میری پھوپھی فاطمہ علیہا السلام کی قم میں زیارت کرے اس کے لیے جنت ہے۔

حضرت معصومہ علیہا السلام کی عبادت

حضرت معصومہ علیہا السلام 23 ربیع الاول 201ق شہر مقدس قم میں تشریف لائیں قم میں ۱۷ دن، موسی بن خزرج کے گھر میں قیام پذیر ہوئیں، جہاں آپ علیہا السلام نے عبادت کے لیے ایک مخصوص محراب کا انتخاب فرمایا، جہاں خداوند متعال سے دن رات، راز و مناجات کرتی تھیں، جو آج بھی (بیت النور) کے نام سے مشہور زیارتگاہ ہے اور وہیں پر آپ علیہا السلام 28 سال کی عمر میں رحلت فرما گئیں۔ (منتہی الامال، ج 2، ص 162)

مقالے کے اختتام پر یہی کہنا چاہوں گا کہ حضرت معصومہ علیہا السلام جیسی امام زادیوں نے ثابت کیا کہ آئمہ کی زندگی سے کسب فیض کرتے ہوئے عصمت کسبی کے درجے پر فائز ہوا جا سکتا ہے، جوان لوگوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو

اکثر آئمہ علیہم السلام کی سیرت کو یہ بہانہ کر کے جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ تو معصوم تھے، ہم کہاں اور وہ کہاں لیکن حضرت معصومہ علیہا السلام جیسی ہستیوں نے بتایا کہ دین پر عمل کر کے کہاں تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالی ہمیں بھی آئمہ علیہم السلام کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

مقالہ نویس: شیخ غلام مھدی حکیمی